20062 ۔ حق سے زيادہ مال ديا گيا

سوال

جب مالك آپ كو آپكے مالى حقوق سے زيادہ رقم ادا كرے تو اسلام ميں شرعى حكم كيا ہو گا ؟

يا يہ كہ جب آپ ان سے كوئى چيز خريدنا چاہيں تو وہ قيمت سے كچھ رقم كم وصول كريں ؟

يا آپ كو باقى ملنے والى رقم سے زيادہ رقم دے دى جائے ؟

يا پھر ٹيلى فون كمپنى غلطى سے آپ كے بيلنس ميں كچھ رقم كا اضافہ كر دے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جو كچھ گزر چكا ہے اس ميں آپ كو چاہيے كہ حقداروں كے حقوق واپس كريں، آپ كے ليے كسى دوسرے كا ان كى غلطى اور خطا كى بنا پر مال لينا حلال نہيں ہے، انہوں نے جو مال آپ كو ديا ہے جو آپ كا نہيں تھا تو وہ مال آپ كے ليے وصول كرنا حلال نہيں ہے، اور جو انہوں نے آپ سے وصول كيا اور وہ ان كے حق سے كم تھا تو آپ كے ليے باقى رقم لينا حلال نہيں، اور جو رقم آپ كے بيلنس ميں غلطى اور بھول كى بنا پر زيادہ كر دى گئى ہے وہ بھى آپ كے ليے حلال نہيں، يہ سب ان شرعى دلائل ميں جمع ہيں:

فرمان بارى تعالى ہے:

اے ايمان والو! تم آپس ميں ايك دوسرے كا مال باطل اور ناحق طريقہ سے نہ كھايا كرو، مگر يہ كہ تمہارى آپس كى رضامندى سے تجارت ہوالنساء (29).

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

بلا شبہ اللہ تعالى تمہيں حكم ديتا ہے كہ تم امانتيں ان كے مالكوں كو واپس لوٹا دو، اور جب تم لوگوں ميں فيصلہ كرنے لگو تو فيصلہ عدل و انصاف كے ساتھ كرو، بلا شبہ اللہ تعالى تمہيں بہت اچھى نصيحت كر رہا ہے، يقينا اللہ تعالى سننے والا اور ديكھنے والا ہے النساء (58).

اور حدیث میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" منافق کی تین علامتیں اور نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا اور کذب بیانی سے کام لیتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (33) صحیح مسلم حدیث نمبر (59).

اور امام احمد نے روایت بیان کی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا ناحق اور ناجائز طریقے سے مال حاصل کرے"

مسند احمد (94 , 23).

یہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مسلمان پر دوسرے مسلمان شخص کا مال حرام کیا ہے.

اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی لاٹھی بھی اس کی رضامندی کے بغیر لے"

علامہ البانىرحمہ اللہ تعالی نے " غاية المرام " (456) میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے.

اور ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ کی قسم تم میں جو بھی کوئی ناحق چیز لے گا وہ روز قیامت اللہ تعالی سے ملے گا تو اسے اٹھائے ہوئے ہو گا، تو میں تم میں سے ایك کو جان لوں گا، جب وہ اللہ تعالی سے ملے گا تو اونٹ اٹھائے ہوئے ہوگا اور اس اونٹ کی آواز ہو گی، یا گائے اٹھائے ہوئے ہو گا اور وہ آواز نکال رہی ہو گی، یا بکری اٹھا رکھی ہو گی جو ممیا رہی ہو گی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا حتی کہ ان کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگی، اور وہ فرما رہے تھے: اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6578) صحیح مسلم حدیث نمبر (1832)

دوم:

لیکن اگر مالك آپ کو زیادہ دے تو وہ آپ کا ہے اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اس مال میں جو آپ کے پاس اس حالت میں آئے کہ آپ نہ تو اسے جھانك رہے ہوں، اور نہ ہی اسے مانگنے والے ہوں تو وہ مال لے لو، اور جو نہ آئے اس کا پیچھا نہ کریں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1473) صحیح مسلم حدیث نمبر (1045)

واللہ اعلم .